4اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

باسٹی شوگر ملز لمیٹڈ۔

بنام

رام اجگر اور دیگر

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچو، کے۔سی۔داس گپتا، جے۔سی۔شاہ اوراین۔راجگو پالا آیانگر جسٹسز)

صنعتی تنازعہ–ملازمت سے برطرف–آجراورکارکن کا مطلب–تجارت جاری رکھنے کے بنیادی حق کی خلاف ورزی–اتر پردیش صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (1947 کا یو۔پی۔XXVIII)۔دفعات 2(i)(iv)، دفعہ 2 (z)۔

اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کے درمیان دو معاملات کے سلسلے میں ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہوا، یعنی (1) جواب دہندگان کی خدمات ختم کرنے کے لیے(2)اور جواب دہندگان کو 55 روپے ماہانہ سے کم شرح پر ادائیگی کرنے کے لیے جو کہ اتر پردیش کی ویکیوم پین شوگر فیکٹریوں کے کارکنوں کے لیے حکومت اتر پردیش کی طرف سے 3 اکتوبر 1958 کو جاری کردہ اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کم ازکم مقرر کردہ اجرت تھی۔ یہ تنازعہ لیبر کورٹ کو بھیج دیا گیا۔

اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ پریس کی مٹی کو ہٹانے کا کام کمپنی نے ایک ٹھیکیدار کو دیا تھا اوران جواب دہندگان کو اس ٹھیکیدار نے اس کام کے لیے ملازم رکھا تھا۔ٹھیکیدار نے ان کی خدمات ختم کردی تھیں اور انتظامیہ کا ان کارکنوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

لہذا اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ انتظامی کمپنی اتر پردیش صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعات کے تحت" آجر" کی تعریف کے اندر نہیں آتی ہے۔جواب دہندگان لیبر کورٹ میں کامیاب ہوئے اوراسی وجہ سے یہ اپیل کی گئی۔

(1) قرار دیا گیا کہ جواب دہندگان دفعہ 2 (زیڈ) کے معنی کے اندر فردور ہیں، جو صنعت میں صلہ کے لیے جسمانی کام کرنے کے لیے ملازم افراد ہیں، اور اپیل کنندہ دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (IV) کے معنی کے اندر آجر ہے کیونکہ کارکن کو ایک رابطہ کار کے ذریعے ملازم رکھا گیا تھا جس کے ساتھ اپیل کنندہ کمپنی نے پریس کی مٹی کو ہٹانے کے کام کے مذکورہ ٹھیکیدار کے ذریعے عمل درآمد کے لیے صنعت کے انعقاد کے دوران معاہدہ کیا تھا جو عام طور پر صنعت کا ایک حصہ ہے۔

(2) یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) میں آجر کی تعریف کے تحت اپیل کنندہ کے تجارت جاری رکھنے کے حق پر پابندیاں عائد کرنا عام لوگوں کے مفاد میں ہے اوراس طرح آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے۔

(3) کہ عام گرائمر کے لحاظ سے" فیکٹری کے ذریعہ استعمال ہونے والے" الفاظ جو اسٹینڈنگ آرڈرز میں لفظ" ورک مین" کی تعریف میں پائے جاتے ہیں ان میں ہر وہ شخص شامل ہوتا ہے جو فیکٹری کا کام کرنے کے لیے ملازم ہوتا ہے اور وہ اتنے وسیع ہوتے ہیں کہ فیکٹری کے ٹھیکیداروں کے ذریعہ ملازمت کرنے والے کارکنوں کو بھی شامل کرسکتے ہیں۔

اپیل کنندہ کو اس عدالت میں پہلی بار نئی عرضی اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

مہالکشمی شوگر ملز کمپنی بمقابلہ ان کے کارکن، 1961 (II) ایل ایل جے 623، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کی سول اپیل نمبر 225۔

1962 کے عدالتی مقدمہ نمبر 68 میں لیبر کورٹ، لکھنؤ کے 26 نومبر 1962 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی ایس پاٹھک اور ڈی این مکھرجی۔ جواب دہندگان کے لیے ایم راجگو پالن اور کے آر چودھری۔

1963. 4 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا جے۔— 21 افراد جو اس اپیل میں جواب دہندگان ہیں، 21 نومبر 1958 سے 5 فروری 1959 تک اپیل گزار سے تعلق رکھنے والی شوگر فیکٹری میں پریس کی گندگی کو ہٹانے کے کام میں مصروف تھے۔ 6 فروری 1959 کو ان کی خدمات ختم کردی گئیں۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ 21 نومبر 1959 سے 5 فروری 1959 تک کے کام کی مدت کے لیے انہیں 55 روپے ماہانہ سے کم شرحوں پر اجرت دی جاتی تھی جو کہ اتر پردیش کی ویکیوم پین شوگر فیکٹریوں کے کارکنوں کے لیے حکومت اتر پردیش کی طرف سے جاری کردہ 3 اکتوبر 1958 کے اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کم از کم مقرر کردہ اجرت تھی۔ 31 جولائی 1962 کو اتر پردیش کے گورنر نے لیبر کورٹ، لکھنؤ کو ان جواب دہندگان اور بستی شوگر ملز لمیٹڈ کے درمیان تنازعہ کا حوالہ دیا۔ اس میں بستی شوگر ملز لمیٹڈ کو آجروں اور جواب دہندگان کو ان کے کارکنوں کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ اس طرح متنازعہ معاملات کا

حوالہ کی ترتیب میں ذکر کیا گیا تھا:

"(1) آیا آجروں نے اپنے کارکنوں کی خدمات ختم کر دی ہیں، جن کا نام ضمیمہ میں دیا گیا ہے، اس کا اطلاق 6 فروری 1959 سے ہوگا۔ قانونی اور/ یا جائز طور پر؟ اگر نہیں تو متعلقہ مزدور کس راحت کے حقدار ہیں؟

(2) کیا 21 نومبر 1958 سے 5 فروری 1959 تک کی مدت کے لیے 55 روپے ماہانہ کی کم از کم مقرر کردہ اجرت سے کم شرحوں پر، نمبر 1 جاری کرنے کے ضمیمہ میں نامزد کارکنوں کو ادائیگی کرنے میں آجروں کی کارروائی قانونی اور/ یا جائز ہے۔ اگر نہیں، تو متعلقہ مزدور کس راحت کے حقدار ہیں اور کس تفصیل کے ساتھ۔"

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ان 21 کارکنوں کو چینی ملوں کی انتظامیہ نے ملازمت نہیں دی تھی۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ پریس کی گندگی کو ہٹانے کا کام کمپنی نے ایک ٹھیکیدار بنارسی داس کو دیا تھا، اور یہ کہ ان 21 افراد کو اس ٹھیکیدار نے کام کرنے کے لیے ملازم رکھا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ کمپنی کی انتظامیہ کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ بنارسی داس نے 6 فروری 1959 کو کام چھوڑ دیا، اور ان کارکنوں کی خدمات ان کے ذریعے ختم کر دی گئیں۔ جواب دہندگان نے اپنی یونین کے ذریعے اس کے برعکس دعوی کیا کہ انہیں براہ راست کمپنی کی انتظامیہ نے ملازمت دی تھی۔

شواہد پر غور کرنے پر لیبر کورٹ نے اپیل کنندہ کا مقدمہ قبول کر لیا کہ پریس کی گندگی کو ہٹانے کا کام ٹھیکیدار بنارسی داس کے ذریعے کیا جا رہا تھا اور یہ بنارسی داس ہی تھے جن کے تحت یہ 21 افراد ملازم تھے۔ اس نے مزید کہا کہ اتر پردیش انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) میں " آجر" کی تعریف کے پیش نظر، اپیل کنندہ قانونی طور پر ان 21 افراد کا آجر تھا۔ اس نے اس کے مطابق فیصلہ دیا کہ وہ کم از کم اجرت سے متعلق اسٹینڈنگ آرڈرز کے فوائد کے حقدار ہیں اور بحالی کے بھی حقدار ہیں۔ اس نظریے میں لیبر کورٹ نے حکم دیا کہ (ا) 6 فروری 1959 سے کرشنگ سیزن 1958 کے اختتام تک کارکنوں کو 55 روپے ماہانہ کی شرح سے ادائیگی؛ (ب) اگر پہلے سے ہی 1962– 63 کے کرشنگ سیزن میں کمپنی کے ذریعہ ملازم نہیں ہیں تو کارکنوں کی بحالی؛ اور (ج) 21 نومبر 1958 سے 5 فروری 1959 کی مدت کے لیے رام اجاگر کے معاملے میں 55 روپے ماہانہ اور 1 روپے یومیہ اور دوسرے کارکنوں کے معاملے میں 14 انا یومیہ کے حساب سے اجرت کے فرق کی ادائیگی۔

لیبر کورٹ کے اس حکم کے خلاف کمپنی کی طرف سے اس عدالت کی خصوصی اجازت کے ساتھ موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

مسٹر پاٹھک نے اپیل کی حمایت میں تین نکات اٹھائے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) میں " آجر" کی تعریف اپیل کنندہ کو ان کارکنوں کا آجر نہیں بناتی ہے۔ دوسرا نقطہ، جس پر زور دیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر مذکورہ

تعریف کو اس طرح سمجھا جائے کہ ٹھیکیدار کے مزدور، کمپنی کے مزدور، تو تعریف کو آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کی دفعات کی خلاف ورزی قرار دیا جانا چاہیے۔تیسرا نکتہ یہ ہے کہ، کسی بھی صورت میں، جواب دہندگان اس اسٹینڈنگ آرڈرز کے فائدے کے حقدار نہیں ہیں جس نے اتر پردیش کی ویکیوم پین شوگر فیکٹریوں کے کارکنوں کے لیے کم از کم اجرت طے کی تھی۔

ایکٹ کے دفعہ 2(i) میں آجر کی ایک جامع تعریف شامل ہے۔دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) کا اثر یہ ہے کہ جہاں کسی صنعت کا مالک صنعت کے انعقاد کے دوران یا اس مقصد کے لیے کسی شخص کے ساتھ کسی ایسے شخص کے ذریعے یا اس کے تحت عمل درآمد کے لیے معاہدہ کرتا ہے یا کسی کام کا کوئی حصہ جو عام طور پر صنعت کا حصہ ہے، ایسی صنعت کا مالک ایکٹ کے معنی میں ایک آجر ہوتا ہے۔مسٹر پاٹھک کی یہ تجویز کہ اس تعریف کا اثر یہ ہے کہ صنعت کا مالک ٹھیکیدار کا آجر بن جاتا ہے، مکمل طور پر ناقابل قبول ہے اور اسے سنجیدہ غور و فکر کے لائق ہونے کے لیے شاندار بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔لفظ" آجر" کی اس توسیعی تعریف کا واضح مقصد صنعت کے مالک کو، ذیلی شق میں مذکور حالات میں، معاہدے کے ذریعے کیے جانے والے کام میں مصروف کارکنوں کا آجر بنانا ہے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ذیلی شق میں استعمال ہونے والے الفاظ واضح طور پر کافی ہیں۔

یہ سچ ہے، جیسا کہ مسٹر پاٹھک نے نشاندہی کی ہے، کہ لفظ" ورک مین" کی تعریف میں ایسے الفاظ نہیں تھے جو یہ ظاہر کریں کہ کنٹریکٹ لیبر شامل تھی۔تاہم اس سے پوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔دفعہ 2(زیڈ) میں ورک مین کی تعریف کے الفاظ کا مطلب ہے" کوئی بھی شخص (جس میں اپرنٹس بھی شامل ہے) جو کسی بھی صنعت میں کسی ہنر مند یا غیر ہنر مند، دستی، نگران، تکنیکی یا دفتری کام کو کرایہ یا اجر کے لیے کرتا ہے، چاہے ملازمت کی شرائط کا اظہار ہو یا مضمر" خود ہی کسی صنعت میں کام کرنے والے افراد کو لانے کے لیے کافی وسیع ہیں چاہے وہ ملازمت انتظامیہ کے ذریعے ہو یا انتظامیہ کے ٹھیکیدار کے ذریعے۔تاہم جب تک کہ لفظ" آجر" کی تعریف میں صنعت کا انتظام شامل نہ ہو یہاں تک کہ جب ملازمت ٹھیکیدار کے ذریعہ ہوتی تو ٹھیکیدار کے ذریعہ ملازم کارکنوں کو ایکٹ کا فائدہ نہیں مل سکتا تھا کیونکہ ان کے اور انتظامیہ کے درمیان تنازعہ" آجر" اور کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعہ نہیں ہوگا۔ٹھیکیداروں کے ذریعہ ملازم کارکنوں کی راہ میں اس مشکل کو دور کرنے کے مقصد سے آجر کی تعریف کو دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) کے ذریعے بڑھایا گیا ہے۔پوزیشن اس طرح ہے: (ا) کہ جواب دہندگان دفعہ 2(زیڈ) کے معنی کے اندر کام کرنے والے ہیں، جو کہ صنعت میں اجر کے لیے دستی کام کرنے کے لیے ملازم افراد ہیں، اور (ب) انہیں ایک ٹھیکیدار کے ذریعے ملازم رکھا گیا تھا جس کے ساتھ اپیل کنندہ کمپنی نے صنعت کو چلانے کے دوران مذکورہ ٹھیکیدار کے ذریعے پریس مٹی کو ہٹانے کے کام کو انجام دینے کے لیے معاہدہ کیا تھا جو کہ عام طور پر صنعت کا ایک حصہ ہے۔لہذا ایکٹ کے دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 2(زیڈ) سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ کمپنی کے کارکن ہیں اور اپیل کنندہ کمپنی ان کا آجر ہے۔لہذا اپیل کنندہ کے ماہر وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے پہلے نکتے میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔

دوسرا نقطہ، یعنی۔ , یہ کہ یہ تعریف آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے،

یکساں طور پر بے بنیاد ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ دفعہ 2(i) کی ذیلی شق (iv) میں آجر کی اس تعریف کا نتیجہ اپیل کنندہ کے تجارت یا کاروبار جاری رکھنے کے حق پر کچھ پابندیوں کا نفاذ ہے، اس میں ایک لمحے کے لیے بھی شک نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرح کی پابندیوں کا نفاذ عام لوگوں کے مفاد میں ہے۔ کیونکہ، عام لوگوں کے مفادات کے لیے ضروری ہے کہ کام کرنے کے لیے ٹھیکیدار کی شمولیت کا حکمت جو عام طور پر صنعت کا حصہ ہے، صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعات سے بچنے کے لیے صنعت کے مالکان کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ کہ یہ دفعات عام لوگوں کے مفاد میں ہیں، متنازعہ نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ہیں۔ یہ حیثیت ہونے کے ناطے، متنازعہ تعریف جو کام کرنے میں معاہدے کے تحت مصروف کارکنوں کو ایکٹ کی دفعات کا فائدہ دیتی ہے جو عام طور پر صنعت کا حصہ ہے، اسے عام لوگوں کے مفاد میں بھی نہیں مانا جا سکتا۔

یہ ہمیں مسٹر پاٹھک کی اس بنیادی دلیل کی طرف لے جاتا ہے کہ کسی بھی صورت میں جواب دہندگان اسٹینڈنگ آرڈرز کے معنی کے مطابق کارکن نہیں ہیں اور اس لیے اس سے مقرر کردہ کم از کم اجرت کا فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اسٹینڈنگ آرڈرز میں لفظ" ورک مین" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ" کوئی بھی شخص (جس میں ایک اپرنٹس بھی شامل ہے) جو فیکٹری کے ذریعہ ملازم ہو، کوئی ہنرمند یا غیر ہنرمند دستی، نگران، تکنیکی یا دفتری کام کرے نوکری یا اجر کیے لئے کرتا ہے چاہے ملازمت کی شرائط کا اظہار ہو یا مضمر" لیکن اس میں شق (1) اور (2) میں مذکور کوئی بھی شخص شامل نہیں ہے۔ ہمیں اس معاملے میں ان شقوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر پاٹھک کا استدلال ہے کہ معقول تعمیر پر، اس تعریف میں" فیکٹری کے ذریعہ استعمال کردہ" الفاظ کا مطلب صرف" فیکٹری کے انتظام کے ذریعہ استعمال کیا گیا" ہو سکتا ہے اور اس میں فیکٹری کے ٹھیکیدار کے ذریعہ ملازمت کرنے والے افراد شامل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اسٹینڈنگ آرڈرز میں ورک مین کی یہ تعریف" فیکٹری کے ذریعہ ملازم" الفاظ کا استعمال کرتی ہے حالانکہ ایکٹ میں ورک مین کی تعریف خود" کسی بھی صنعت میں ملازم" الفاظ کا استعمال کرتی ہے اور دعوی کرتی ہے کہ" فیکٹری کے ذریعہ" الفاظ کو جان بوجھ کر" فیکٹری میں" الفاظ کے بجائے استعمال کیا گیا تھا تاکہ فیکٹری کے انتظام کے ذریعہ ملازم افراد کے علاوہ دیگر افراد کو اسٹینڈنگ آرڈرز کے فائدے سے خارج کیا جا سکے۔ نہ تو گرائمر اور نہ ہی وجہ اس دلیل کی تائید کرتی ہے۔

" فیکٹری کے ذریعہ استعمال کردہ" الفاظ کے عام گرائمر معنی میں، ہماری رائے میں، ہر وہ شخص شامل ہوتا ہے جو فیکٹری کا کام کرنے کے لیے ملازم ہوتا ہے۔ لفظ" بائی" کے استعمال کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ ملاقات کون کرتا ہے۔" ان" کے بجائے " بائی" کا استعمال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو صنعت کا کام کرنے کے لیے ملازم رکھا گیا ہے، چاہے وہ کام فیکٹری کے اندر کیا گیا ہو یا فیکٹری سے باہر، اسے مستقل احکامات کا فائدہ ملے گا۔

ہمیں یہ بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ حکومت اسٹینڈنگ آرڈرز بنانے میں کچھ ایسے افراد کو، جو ایکٹ کے تحت ورک مین کی تعریف کے تحت آتے ہیں، اسٹینڈنگ آرڈرز کے فائدے سے انکار کرنے کے بارے میں کیوں سوچے گی۔ اسٹینڈنگ آرڈرز ایکٹ کے دفعہ 3(بی) کے تحت بنائے گئے تھے جس کے تحت ریاستی حکومت" آجروں، کارکنوں یا دونوں کو اس مدت

کے لیے مشاہدہ کرنے کی ضرورت کے لیے التزام کرسکتی ہے جو حکم میں متعین کیا جاسکتا ہے، ملازمت کے ایسے شرائط وضوابط جو حکم کے مطابق طے کیے جاسکتے ہیں"۔اس طرح حکم کا مقصد واضح طور پر یہ تھا کہ آجر اپنے کارکنوں کی ملازمت کی کچھ شرائط وضوابط پر عمل کریں جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات ناقابل تصور ہے کہ ایسا کرنے میں حکومت اپنے فوائد سے خارج کرنا چاہے گی– خاص طور پر کم از کم اجرت میں کام کرنے والوں کا ایک طبقہ جو بصورت دیگر ایکٹ میں ہی کام کرنے والوں اور آجر کی تعریفوں کے تحت فائدہ حاصل کرے گا۔ کوئی وجہ تجویز نہیں کی گئی ہے اور ہم کسی کے بارے میں نہیں سوچ سکتے۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ" فیکٹری کے ذریعے استعمال ہونے والے" الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ فیکٹری کے ٹھیکیداروں کے ذریعے استعمال ہونے والے کارکنوں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

مسٹر پاٹھک اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق (کے) کی دفعات کی بنیاد پر ایک نیا نکتہ اٹھانا چاہتے تھے۔اس شق میں کہا گیا ہے کہ ایک موسمی کارکن جس نے کام کیا ہے یا،لیکن بیماری یا کسی اور ناگزیر وجہ سے، پچھلے پچھلے سیزن کے دوسرے نصف حصے کے دوران فیکٹری کے تحت کام کیا ہوگا، موجودہ سیزن میں فیکٹری کے ذریعہ ملازم ہوگا۔اس کے پیش نظر مسٹر پاٹھک زور دینا چاہتے ہیں کہ اپیل گزار کے لیے ان 21 کارکنوں کی بحالی کے حکم کو نافذ کرنا مشکل ہوگا کیونکہ اس کا مطلب کم از کم کچھ ایسے کارکنوں سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا جو شق (کے) کی دفعات کے تحت فیکٹری میں ملازمت کے حقدار ہیں۔اگر حقائق کے بارے میں فاضل وکیل کے مشورے کے مطابق معلوم ہوتا تو ہم شق (کے) کی ان دفعات کا نوٹس لینے کے پابند محسوس کرتے اور جیسا کہ اس عدالت نے مہالکشمی شوگر ملز کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ان کے کارکنوں (1) میں اسی طرح کے حالات میں حکم دیا تھا، یہ واضح کرتے ہوئے کہ ان 21 کارکنوں کو 1962– 63 کے کرشنگ سیزن میں صرف اسی طرح دوبارہ ملازمت دی جانی چاہیے کیونکہ اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق (کے) کی دفعات کی خلاف ورزی کے بغیر ایسا کرنا ممکن تھا۔تاہم ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ 1962– 1963 کے کرشنگ سیزن میں کمپنی کے ذریعہ پہلے سے ملازم کتنے کارکنوں نے دراصل 1961– 62 سیزن کے آخری نصف میں کام کیا تھا۔کمپنی کے تحریری بیان میں شق (کے) کی دفعات کی وجہ سے ان 21 کارکنوں میں سے کسی کی بحالی میں دشواری کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی۔ان حالات میں ہم نے مسٹر پاٹھک کو پہلی بار اس عدالت میں یہ نئی عرضی اٹھانے کی اجازت نہیں دی ہے۔

چونکہ اپیل میں اٹھائے گئے تمام نکات ناکام ہوجاتے ہیں، اس لیے اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کردیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document